والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم

مفتی عارف محمود گلگتی کشمیری
مدیر دار التصنیف مدرسہ فاروقیہ، کشروٹ، گلگت

اللہ رب العزت نے انسانوں کو مختلف رشتوں میں پرویا ہے، ان میں کسی کو باپ بنایا ہے تو کسی کو ماں کا درجہ دیا ہے اور کسی کو بیٹا بنایا ہے تو کسی کو بیٹی کی نسبت عطا کی ہے، غرض رشتے بنانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے حقوق مقرر فرمائے ہیں، ان حقوق میں سے ہر ایک کا ادا کرنا ضروری ہے، لیکن والدین کے حق کو اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں اپنی بندگی اور اطاعت کے فوراً بعد ذکر فرمایا، یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ رشتوں میں سب سے بڑا حق والدین کا ہے۔

والدین سے حسنِ سلوک کا حکم

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

’’وَقَضٰى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُوْا إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاَهُمَا فَلاَ تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَّلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ إِنْ تَكُوْنُوْا صَالِحِيْنَ فَإِنَّهٗ كَانَ لِلأَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا۔‘‘ [1]

ترجمہ: ’’اور تیرے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ، اگر وہ تیری زندگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں، چاہے ان میں ایک پہنچے یا دونوں (اور ان کی کوئی بات تجھے ناگوار گزرے تو) ان سے کبھی ’’ہوں‘‘ بھی مت کرنا اور نہ ان سے جھڑک کر بولنا اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا، اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا: اے ہمارے پروردگار! تو اُن پر رحمت فرما، جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے پالا ہے (صرف ظاہر داری

ان کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے، میرے والد عمر رضی اللہ عنہ اور آپ کے والد کے درمیان دوستی تھی، میں نے چاہا کہ میں اُسے نبھاؤں۔ (اس لیے تم سے ملنے آیا ہوں)۔‘‘

آخر میں گزارش کہ جس کے والدین دونوں یا ان میں سے کوئی ایک حیات ہے تو ان کو اللہ کی بہت بڑی نعمت سمجھ کر ان کی فرمانبرداری کرے، ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے، جتنا ہو سکے ان کی خدمت کرے اور ان کے حقوق کو ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرے اور جن کے والدین دونوں یا ان میں سے کوئی ایک اس دنیا سے گئے ہیں تو اُن کے ساتھ اب حسنِ سلوک یہ ہے کہ اُن کی وصیت کو نافذ کرے، ان کے ذمہ کوئی قرضہ ہو تو اُسے ادا کرے، شرعی حصص کے مطابق میراث کو تقسیم کرے، خود دینی تعلیم حاصل کرے اور اس پر عمل کرے، ان کے لیے دعا کرے، اللہ سے ان کے لیے رحمت و مغفرت طلب کرے، ان کی طرف سے صدقہ کرے، ان کی طرف سے نفلی حج وعمرہ کرے، کہیں کنواں کھدوائے یا لوگوں کے پینے کے پانی کا انتظام کرے، دینی کتابیں خرید کر وقف کرے، مسجد بنوائے، مدرسہ بنوائے یا دینی علم حاصل کرنے والے مہمانانِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ضروریات کو پورا کرنے میں تعاون کرے، والدین کے قریبی رشتہ داروں اور تعلق والوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرے، نفلی اعمال کر کے اُن کے لیے ایصالِ ثواب کرے، اپنے علاقہ، ملک اور دنیا بھر میں مظلوم مسلمانوں کی حالتِ زار کو مدِنظر رکھتے ہوئے اپنے مال کے ساتھ اُن کی خبر گیری کرے۔ اللہ تعالیٰ تمام اہلِ ایمان کو اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی توفیق سے نوازے، آمین، ثم آمین۔

حوالہ جات

❶:۔الاسراء: ۲۳-۲۵
❷:۔الاحقاف: ۱۵
❸:۔لقمان: ۱۴
❹:۔العنکبوت: ۸
❺:۔الدالمنثور، ج: ۵، ص: ۲۲۴
❻:۔الدالمنثور، ج: ۵، ص: ۲۲۴
❼:۔حوالہ سابق
❽:۔المعجم الاوسط للطبرانی، ج: ۴، ص: ۲۶۷، رقم الحدیث: ۴۱۶۹
❾:۔الاسراء: ۲۳
❿:۔الدر المنثور، ج: ۵، ص: ۲۲۵
⓫:۔الدر المنثور، ج: ۵، ص: ۲۲۵
⓬:۔معارف القرآن، ج: ۵، ص: ۴۶۶
⓭:۔شعب الایمان، ج: ۶، ص: ۱۷۷، رقم الحدیث: ۷۸۲۹، ۷۸۳۰
⓮:۔شعب الایمان، ج: ۶، ص: ۲۰۶، رقم الحدیث: ۷۹۱۶
⓯:۔الاسراء: ۲۴
⓰:۔ابراہیم: ۴۱
⓱:۔تفسیر الخازن المسمی: لباب التاویل فی معانی التنزیل، ج: ۵، ص: ۲۱۶
⓲:۔مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا، ج: ۱، ص: ۸۶، رقم الحدیث: ۲۵۷
⓳:۔شعب الایمان، ج: ۶، ص: ۱۸۵، رقم الحدیث: ۷۸۵۵
⓴:۔المعجم الاوسط، ج: ۱، ص: ۲۹۹، رقم الحدیث: ۱۰۰۲
㉑:۔سنن ابی داود: ۵۰۰، رقم الحدیث: ۵۱۴۴
㉒:۔صحیح ابن حبان، ج: ۲، ص: ۱۷۵، رقم الحدیث: ۴۳۲